بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ٩م

رجسٹرڈ ایل نمبر ٥٢٥٤

روزنامہ

الفضل

ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ١٥ پیسے

جلد ٥٨/٢٣	٧ محرم ١٣٨٩ھ ٢٦ امان ١٣٤٨ش ٢٦ مارچ ٦٩ء	نمبر ٦٩

اخبار احمدیہ

-- ٥ ربوہ ٢٥ امان۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ پرسوں سے شدید کھانسی کی تکلیف ہے۔ احباب جماعت توجہ اور التزام سے دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے حضور ایدہ اللہ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

-- ٥ ربوہ ٢٥ امان۔ حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ حرم سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت بفضلہ تعالےٰ پہلے سے تو اچھی ہے لیکن تا حال کمزوری بہت ہے۔ اور چکر بھی آتے ہیں۔ احباب جماعت خاص توجہ اور درد سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ موصوفہ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

-- ٥ ربوہ ٢٥ امان۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت کل کی نسبت بہتر ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ اور آپ کی عمر میں بے انداز برکت ڈالے آمین۔

-- ٥ ربوہ ٢٥ امان۔ حضرت سیدہ اُم مظفر احمد صاحبہ مدظلہا کی عام طبیعت تو اللہ تعالےٰ کے فضل سے بہتر ہے لیکن ٹانگوں میں درد کی تکلیف ابھی کچھ باقی ہے۔ احباب جماعت حضرت سیدہ مدظلہا کی صحت کاملہ و عاجلہ اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

-- ٥ مکرم صوفی محمد اسحٰق صاحب انچارج مبلغ یوگنڈا مشن نے اپنے خط محررہ ١٢/٣/٦٩ کے ذریعہ اطلاع دی ہے کہ مکرم محمد شفیق صاحب قیصر بخیریت و عافیت وہاں پہنچ گئے ہیں۔ وہ ٦ امان کو ربوہ سے روانہ ہوئے تھے۔ احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالےٰ ان کو بیش از بیش خدمتِ دین کی توفیق بخشے۔ اور ان کا حافظ و ناصر ہو۔ (وکالت تبشیر)

-- ٥ خاکسار کی والدہ صاحبہ محترمہ بعارضہ کھانسی اور بلوریسی شدید طور پر بیمار ہیں کمزوری بہت ہے۔ بغرض علاج فضل عمر ہسپتال میں داخل کیا گیا ہے۔ احباب جماعت سے والدہ صاحبہ محترمہ کی شفائے کاملہ و عاجلہ کے لئے دردمندانہ درخواست دعا ہے۔

(نصر اللہ خاں ناصر مربی سلسلہ احمدیہ)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

زندگی ناقابلِ اعتبار ہے ہر ایک کو چاہیئے کہ دین کی فکر میں لگ جائے

اس سے بہتر نسخہ عمر بڑھانے اور برکت حاصل کرنے کا نہیں ہے

"کاش لوگوں کی سمجھ میں یہ بات آجاتی کہ جس شخص کا تمام ہم و غم دین کیلئے ہوتا ہے اس کے دنیا کے ہم و غم کا اللہ تعالےٰ متکفل و متولی ہو جاتا ہے۔ مَیں نے کبھی نہیں سنا اور نہ کوئی کتاب گواہی دیتی ہے کہ کبھی کوئی نبی بھوکا مرا ہو یا اس کی اولاد دروازہ دل پر بھیک مانگتی پھرتی ہو۔ ہاں دنیا کے ملوک اور امراء اور اغنیاء کا یہ بُرا حال اکثر سنا گیا ہے کہ ان کی اولاد نے دربدر ٹکڑے مانگے ہیں۔ خدا تعالےٰ کی سنتِ مستمرہ ہے کہ کبھی کوئی کامل مومن بسترِ نرم سے خاکسترِ گرم پر نہیں بیٹھا اور نہ اس کی اولاد کو روزِ بد دیکھنا نصیب ہوا۔ اگر لوگ ان باتوں پر پختہ ایمان لے آئیں اور سچا اور پاک بھروسہ اللہ تعالےٰ پر کر لیں تو ہر قسم کی روحانی خود کشی اور دلی جلن سے رہائی پا جائیں۔

اکثر لوگوں کو اولاد کی آرزو بھی اس خیال سے لگی رہتی ہے کہ کوئی ان کی مردار دنیا کا وارث پیدا ہو جائے۔ نہیں جانتے کہ اگر وہ بدکار و ناہنجار نکلے تو ان کا کمایا ہوا روپیہ و راندوختہ فسق و فجور میں ان کا معاون ہوگا اور ان کی سیاہ کاریوں کا ثواب ان کے نامۂ اعمال میں ثبت ہوتا رہے گا۔ اولاد کی آرزو کے لئے حضرت زکریا علیہ السلام کا سا دل درکار ہے۔ اللہ تعالےٰ کا قرآن کریم میں اس کا ذکر کرنا اس لئے ہے کہ حضرت زکریا کی دعا ولد صالح کے لئے مومنوں کیلئے اسوہ ٹھہر جائے۔ زندگی ناقابلِ اعتبار ہے فرصت بہت کم ہے۔ ہر ایک کو چاہیئے کہ دین کی فکر میں لگ جائے۔ اس سے بہتر نسخہ عمر بڑھانے اور برکت کا نہیں۔"

(البدر ٢٧ جولائی ١٩٠٥ء)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲۶ امان ۱۳۴۸ ہش

اسلام کا اقتصادی نظام

قرآن کریم کے شروع ہی میں جو تعلیم دی گئی ہے۔ یعنی

وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ

یعنی جو ہم نے ان کو رزق دیا ہے اس کو خرچ کرتے ہیں۔ اس چھوٹے سے فقرے میں اسلام کے اقتصادی نظام کو بند کرکے رکھ دیا ہے۔ اس میں یہ سمجھایا گیا ہے کہ جو کچھ کوئی انسان قوتِ بازو یا عقل کے ذریعہ کماتا ہے۔ وہ بھی ہم ہی اس کو دیتے ہیں۔ کیونکہ قوتِ بازو اور عقل وغیرہ بھی اللہ تعالے کی طرف سے ہی عطیہ ہوتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالے کمائی پر سوائے اس کے کہ حلال ہو مقدار وغیرہ کی کوئی پابندی نہیں لگاتا۔ انسان جتنا ہو سکے حلال ذرائع سے اپنی دولت بڑھا سکتا ہے لیکن اس دولت کو عیاشی وغیرہ میں نہیں اڑا سکتا۔ اس لئے جو رزق ان ذرائع سے انسان پیدا کرتا ہے وہ اللہ تعالے ہی کا عطیہ ہے۔ اس کو اللہ تعالے کی راہ میں خرچ کرنے والا متقی ہوتا ہے۔ اگر ایک کارخانہ دار ذرا وسیع القلبی سے کام لے۔ اور اپنے کارخانہ کی پیداوار میں سے اپنی جائز ضروریات کے مطابق خرچ کرے اور باقی میں سے کام کرنے والوں کی فلاح پر صرف کرے تو بندہ اور بندہ نواز کا فرق ختم ہو جاتا ہے۔

اگرچہ افسوس ہے کہ مسلمانوں نے اسلام کی اس تعلیم پر کما حقہ عمل کرکے نہیں دکھایا۔ مگر پھر بھی اسلامی تعلیم میں ایسے نمونہ کثرت سے مل جاتے ہیں کہ دولتمندوں نے اپنے ہمسایوں اپنے ہم شہریوں اور مسافروں ناداروں کی ضروریات پر اپنا مال نہایت فراخ دلی سے صرف کیا ہے۔ مگر نہایت افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ اس زمانے میں خاصکر اسلامی ممالک میں حرص و ہوس کی آندھیاں چل رہی ہیں۔ اور فیض عامہ کے کام بہت کم نظر آتے ہیں۔ جو ہمارے دولت مندوں نے سرانجام دیئے ہوں بلکہ بڑی شرم کی بات یہ ہے کہ جن لوگوں کو ہم کافر اور خدا جانے کیا کیا کہتے ہیں۔ ان میں سے اکثر آج یہ اسلامی کردار دکھا رہے ہیں۔

اسلام میں آقا کے لئے یہ حکم ہے کہ جو خود کھاؤ وہی اپنے غلام یا ملازم کو کھلاؤ اور جو خود پہنو وہی غلام یا ملازم کو پہناؤ۔ اس سے واضح ہے کہ اگرچہ حلال کی کمائی کی مقدار پر اسلام میں کوئی پابندی نہیں ہے۔ مگر اپنی حلال کمائی کو خرچ کرنے میں اسلامی اخلاق کی پابندی ضروری ہے۔ اب دیکھا جائے کہ بڑے بڑے کارخانہ دار اور بڑے بڑے زمیندار اگر اپنے کارندوں کی تمام ضروریات اس طرح بہم پہنچاتے ہیں کہ گویا وہ بھی اس کے خاندان کے ہی افراد ہیں اور اپنی حلال کمائی میں سے ان کی ضروریات کو کما حقہ پورا کرتے ہیں۔ تو یقیناً معاشرہ میں ایک اعلیٰ معیار توازن کا نشوونما پاتا ہے۔ اور آجر و مزدور کے تنازعات قطعاً پیدا نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ اس طرح دولت چند ہاتھوں میں جمع نہیں ہونے پاتی۔ اور نہ مالک عیاشیوں میں روپیہ برباد کرنے کی جرأت کر سکتے ہیں۔

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ

— اخبار الفضل —

خود خرید کر پڑھے۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

جو اپنے لئے پسند کرو وہی اپنے بھائی کے لئے پسند کرو

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا یُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى یُحِبَّ لِاَخِیْهِ مَا یُحِبُّ لِنَفْسِهٖ۔

(بخاری کتاب الایمان)

ترجمہ۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا۔ جب تک کہ وہ دوسرے کے لئے بھی وہی چیز پسند نہ کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔ یعنی اگر اپنے لئے آرام سکھ اور بھلائی چاہتا ہے۔ تو دوسرے کے لئے بھی یہی چاہے۔

دعا کی اہمیت

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: اِسْتَاْذَنْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الْعُمْرَةِ فَاَذِنَ لِیْ وَقَالَ لَا تَنْسَانَا یَا اُخَیَّ مِنْ دُعَائِكَ فَقَالَ كَلِمَةً مَا یَسُرُّنِیْ اَنَّ لِیْ بِهَا الدُّنْیَا

(ترمذی کتاب الدعوات)

ترجمہ۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عمرہ کے لئے میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے اجازت چاہی۔ آپ نے اجازت مرحمت فرمائی۔ اور ساتھ ہی فرمایا۔ میرے بھائی ہمیں اپنی دعاؤں میں نہ بھولنا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے تھے حضور کی اس بات سے مجھے اتنی خوشی ہوئی کہ اگر اس کے بدلہ میں مجھے ساری دنیا مل جائے تو اتنی خوشی نہ ہو۔

---

o حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

" فوری ضرورتوں پر کام آنے والے روپے کے سوا تمام روپیہ جو بنکوں میں دوستوں کا جمع ہے وہ بطور امانت خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں داخل ہونا چاہیئے۔"

(افسر خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

الفضل کی قدر و قیمت کا اندازہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد ہے کہ " آج لوگوں کے نزدیک الفضل کوئی قیمتی چیز نہیں۔ مگر وہ دن آ رہے ہیں اور وہ زمانہ آنے والا ہے جب الفضل کی ایک جلد کی قیمت کئی ہزار روپے ہوگی۔ لیکن کوتاہ بین نگاہوں سے یہ بات ابھی پوشیدہ ہے۔" (الفضل ۲۸ مارچ ۱۹۴۶ء)

(مینیجر الفضل ربوہ)

جرمنی اور اسلام

● جرمن قوم کی اسلام سے بڑھتی ہوئی دلچسپی ● موجودہ جرمن مفکّرین کے خیالات
● عیسائی چرچ کے رویّہ میں نمایاں تبدیلی

(مکرم بشیر احمد صاحب شمس مبلّغ اسلام مقیم ہمبرگ مغربی جرمنی)

(آخری قسط)

جرمن یونیورسٹیاں

جرمن قوم میں اسلام سے دلچسپی کا ایک اور واضح ثبوت جرمن یونیورسٹیوں میں "علوم شرقیہ کے ڈیپارٹمنٹ" کا باقاعدہ قیام ہے۔ یہ ایک خوشکن پہلو ہے کہ جرمن کی متعدد یونیورسٹیوں میں اس وقت یہ ڈیپارٹمنٹ موجود ہیں جہاں اسلامی تہذیب و تمدن سے متعلقہ علوم و زبانوں کے سیکھنے کا انتظام ہے۔ ان علوم کی سٹڈی کرنے والے نہ صرف مشرقی ممالک کے طلباء ہیں بلکہ ایک خاصی تعداد جرمن طلباء کی بھی ہے جو خاص طور پر عربی زبان سیکھنے کی کوشش کرتے ہیں ـــ اس کے علاوہ جرمن گورنمنٹ کی طرف سے جہاں ہفتہ وار بلٹن جرمن اور انگلش زبانوں میں شائع ہوتا ہے وہاں پر عربی زبان کی اہمیّت کے پیشِ نظر عربی میں بھی باقاعدہ ہفتہ وار بلٹن نکلتا ہے ـــ کیا یہ تعجب کی بات نہیں کہ غیر مسلم تو عربی زبان سیکھنے اور بولنے میں کوشاں ہیں مگر مسلمان خود اس کی اہمیّت سے غافل ہیں۔

جرمن لٹریچر میں احمدیت کا ذکر

جماعتِ احمدیہ کا بھی جرمن لٹریچر میں کثرت سے ذکر موجود ہے بلکہ انہوں نے اسے بڑی اہمیت دی ہے۔ چنانچہ ایک جرمن مصنّف Pfannmüller نے اپنی کتاب "اسلامی لٹریچر کی دستاویز" (پاکٹ بک) کے صفحہ ۳۳۰ - ۳۲۹ پر احمدیت کا ذکر یوں کیا ہے :-

"اسلامی فرقوں میں سے سب سے نیا فرقہ احمدیت کہلاتا ہے۔ ۱۸۳۹ء (اصل تاریخ پیدائش ۱۸۳۵ء ہے ناقل) میں پیدا ہونے والے مرزا غلام احمد نے قادیان پنجاب میں اس کی بنیاد رکھی جس نے تحریری لحاظ سے ایک بہت بڑا کام یعنی انگریزی زبان میں ایک رسالہ ریویو آف ریلیجنز شروع کیا۔ اور ۱۸۸۹ء سے اس بات کا دعویٰ کیا کہ وہ دوبارہ آنے والا عیسےٰ اور مہدی ہے۔ مگر یہ ایسا مہدی نہیں جو غیر مسلموں سے تلوار سے جنگ کریگا بلکہ اس نے اپنے پیروؤں کو امن اور صبر کی تعلیم دی ہے۔ Griswold ایک عیسائی مشنری جو اس وقت لاہور میں متعین تھا ۱۹۰۸ء میں وفات پانے والے مہدی کو ذاتی طور پر ملا۔ اسکی تحریرات کو پرکھا۔۔ مشہور محققِ اسلام Houtsma نے قادیان خط لکھا کر اسے وہ (یعنی مرزا صاحب علیہ السلام) ریویو نیز اپنے دعویٰ کی وضاحت کے سلسلہ میں کتب بھجوائیں۔ اس پر اس نے ایک کتاب A Short Sketch of Ahmadiyya Movement وصول کی جس کو اس نے بعد میں ترجمہ کرکے Revue de Monde Musulman کے نام سے شائع کی ـــ اسی محققِ اسلام Houtsma کی طرف سے "انسائیکلوپیڈیا آف اسلام" جرمن ایڈیشن میں بھی احمدیت پر ایک آرٹیکل ظاہر ہوا ہے۔ نیز Goldziher نے بھی اپنی اسلام پر تحریر کردہ کتب "اسلام پر لیکچرز" میں احمدیت پر لکھا ہے ـــ اسیطرح ایک اور جرمن مصنّف Clemen نے احمدیہ عقائد و دلائل مثلاً عیسےٰ علیہ السلام صلیب پر فوت نہیں ہوئے۔ مردوں سے دوبارہ نہیں جی اُٹھے بلکہ ہندوستان کی طرف سے ہجرت کر گئے اور وہیں وہ مدفون ہیں۔ نیز دوسری طرف قرآنی ثبوت کی رُو سے احمد۔ مہدی ہیں۔ وغیرہ اُمور کی حمایت کی ہے۔۔ ۔۔ ۔۔ ۔۔

۔۔ ۔۔ ۔۔ ۔۔ ۔۔ ۔۔ ۔۔

۔۔ ۔۔ ۔۔ ۔۔ ۔۔ ۔۔ ۔۔"

(۲) ایک کتاب "اسلام اور مغرب" جس میں مختلف لوگوں کے مضامین اسلام کے بارہ میں جمع کئے گئے ہیں اس کے صفحہ ۱۴۰ - ۱۳۹ پر "اسلام عالمگیر مذہب" کے عنوان کے تحت اشاعتِ اسلام کے متعدد طریقوں کا ذکر کرتے ہوئے مصنّف Emanuel Kellerhals احمدیت کا ذکر یوں کرتا ہے :-

"ان غیر منظم طریقہ تبلیغ کے علاوہ ایک باقاعدہ منظم اسلامی مشن بھی کام میں مصروف ہے جو احمدیہ کہلاتا ہے۔ اور پاکستان میں اس کا مرکز ہے۔ ہر وہ شخص جو اس کا ممبر بنتا ہے وہ اس بات کا اقرار کرتا ہے کہ مَیں اشاعتِ اسلام کو اپنا اوّلین فرض سمجھوں گا ۔۔۔ یہ جماعت مختلف عمدہ مؤثر طریقوں مثلاً لیکچروں۔ اشاعتِ لٹریچر اور ذاتی ملاقاتوں کے ذریعہ اشاعتِ اسلام کے کام میں مصروف ہے۔ اسنے یورپ، امریکہ اور افریقہ کے بڑے بڑے شہروں میں اپنے مراکز قائم کر رکھے ہیں جہاں پر مختلف زبانوں کے ماہر، عمدہ رنگ میں تیار کردہ مبلّغین مقیم ہیں۔"

(۳) نیز مسٹر Herbert Gottschalk نے اپنی کتاب Weltbewegende Macht Islam یعنی "دُنیا کو ہلا دینے والی طاقت ـــ اسلام"۔ میں بڑی وضاحت کے ساتھ احمدیت کا ذکر کیا ہے۔ نیز کتاب کے آخر پر جماعت کے تبلیغی مشنوں کی مکمل لسٹ بھی درج کی ہے۔ وہ مزید لکھتا ہے :-

"جدید اسلام کی یہ شاخ خاص اہمیت کی حامل ہے کیونکہ اب یہ مسیحی دُنیا میں جڑیں پکڑ رہی ہے۔ یہی جماعت ہے جو مسیحیوں کو حلقۂ اسلام میں کھینچنے کے لئے پُر زور تبلیغ کر رہی ہے۔۔۔ یہ جماعت مؤثر پراپیگنڈا کا نظام رکھتی ہے۔ تقاریر کی جاتی ہیں اخبارات شائع کئے جاتے ہیں اور ریڈیو کو اپنے خیالات کی اشاعت کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔"

(۴) اسی طرح Handwörterbuch des Islams مصنفہ A. J. Wensinck میں بھی احمدیت کا تفصیلی ذکر موجود ہے۔ مثلاً بانیٔ سلسلہ احمدیہ کا تعارف۔ جماعت کی مختصر تاریخ۔ براہینِ احمدیہ کی اشاعت۔ بیعت کا اشتہار، جماعت کے عقائد۔ خاص طور پر وفاتِ مسیح اور قبرِ مسیح کا ذکر۔

موجودہ جرمن مفکّرین اور اسلام

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب بہت حد تک جرمن مفکّرین کا رویّہ اسلام کے بارہ میں ہمدردانہ ہوتا جا رہا ہے۔ کثرت سے اسلام پر آئے دن لٹریچر شائع کر رہے ہیں جس سے یہ جھلک نمایاں نظر آتی ہے کہ موجودہ جرمن مفکّرین سنجیدگی کے ساتھ اسلامی تعلیمات کی خلاسفی معلوم کرنے میں کوشاں ہیں۔ ان کی یہ کوشش انشاء اللہ مفید نتیجہ برآمد کرے گی۔

Rudolph Jäckel اپنی کتاب "محمدؐ سے لیکر آج تک اسلامی مذہبی دنیا" میں حضور علیہ السلام کا ذکر کرتے ہوئے لکھتا ہے :-

"اس کی قانونی مذہبی کتاب قرآن جس میں اس کے الہامات کو یکجا جمع کیا گیا ہے، یہ عربی زبان کا ایک شاہکار ہے۔ نیز اِس کتاب کی بناء پر ایک ایسی تہذیب دنیا میں پھیلی ہے جس کے مغربی ممالک بھی ممنونِ احسان ہیں۔ اور یہ تمام ایک ایسے شخص کا کام ہے جو اَن پڑھ اور غیر تعلیم یافتہ تھا۔"

اپنے اس بیان میں گویا مصنّف نے چار چیزوں کا اقرار کیا ہے :-

اوّل :- قرآن ایک مذہبی قانونی کتاب ہے جس کی بنیاد الہام پر ہے۔

دوم :- عربی زبان کے لحاظ سے بھی ایک عظیم کتاب ہے۔

سوئم :- اس کتاب کے نتیجہ میں ایک زبردست تہذیب کی بنیاد رکھی گئی جس کا اثر آخر کار مغربی دنیا پر بھی پڑا۔

چہارم :- اس کتاب کا حامل کسی ظاہری دنیاوی تعلیم کا سند یافتہ نہیں تھا۔

(۲) کتاب "اسلام اور مغربی دنیا" جس میں متعدد مغربی علماء کے اسلام کے بارہ میں مضامین کو جمع کیا گیا ہے اس میں Hans Zhinden اسلامی ترقی پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتا ہے :-

"یہ ایک حقیقت ہے کہ اسلام مغربی افریقہ میں سب (مذاہب) سے زیادہ پھیلا ہوا اور ترقی کی ایک مستقل شاہراہ پر گامزن ہے اس وقت قریباً نوّے ملین افریقن اپنے آپ کو اس مذہب سے وابستہ کئے ہوئے ہیں ..... یہ محض اسلامی تعلیم ہی کا نتیجہ ہے جو سادہ باموقع اور انسانی فطرت کے مطابق ہے نیز کسی بڑی تبدیلی کا بھی تقاضا نہیں کرتی۔ بلاشبہ افریقن لوگوں کے لئے اُن کے مذہبی طریق کار کے لحاظ سے عیسائیت کی نسبت زیادہ مطابق اور موافق ہے۔"

(۳) اخبار Manheimer Morgen نے اپنے پرچہ 9/59 ۱۵ میں "اسلام یورپ کی طرف بڑھ رہا ہے" ایک جلی سُرخی دے کر لکھا :-

"محمدؐ نے اپنے پیروؤں پر اپنے اعتقادات پھیلانے کے لئے مذہبی جنگ لازمی قرار دی ہے اس سے قبل جو تلواروں اور نیزوں کی مدد سے جنوبی فرانس اور آسٹریا تک آئے آج روحانی اسلحہ اور روحانی ہتھیاروں سے مسلح ہو کر آئے ہیں۔ جرمنی میں بہت سے مسلمان مختلف طبقات کے آئے ہوئے ہیں۔ نیز ایک جماعت مشنری کام کے لئے بھی موجود ہے جو ۱۸۹۰ء میں مرزا غلام احمد قادیانی کے ذریعہ ہندوستان میں قائم ہوئی یہ احمدیہ کہلاتی ہے اور یورپ میں مساجد اور مشن ہاؤس بنا رہی ہے۔"

(۴) اخبار Bremer Nachricht نے 4/59 ۳ کے پرچہ میں "قرآن اور قران" ہیڈنگ کے تحت مندرجہ ذیل خبر شائع کی :-

"دو روزہ عیسائی مشنری کانفرنس جس میں مختلف جگہوں کے نمائندگان نے حصہ لیا۔ کانفرنس کے صدر ہمبرگ کے پادری Erich Köller نے وضاحت کرتے ہوئے بتایا کہ اس کانفرنس کا موضوع ہے "اسلام کا حملہ عیسائیت پر" چنانچہ اس موضوع پر کئی احباب نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ نیز باذل کے پادری Emanuel Kellerhals نے اسلامی مذہبی تاریخ اور موجودہ زمانہ میں اس کا اثر بیان کرتے ہوئے اسلام کو تمام بنی نوع انسان کے لئے ضروری قرار دیا اور اپنی تقریر کو ان الفاظ پر ختم کیا

"اسلام ایک حقیقت ہے جس پر ہمیں ہر لحاظ سے سنجیدگی کے ساتھ غور کرنا چاہیئے۔"

(۵) ابھی چند سال قبل ایک نئی کتاب چھپی ہے جس کا نام ہے Die Herausforderung der Islams یعنی اسلام کا چیلنج مؤلفہ پروفیسر Rolf Italiaander اس کتاب میں متعدد لوگوں کے اسلام اور مسلم ممالک کے بارہ میں مضامین کو جمع کیا گیا ہے۔ پاکستان پر بھی مضمون موجود ہے جس سے واضح ہوتا ہے کہ پاکستان دراصل اسلام کی بنیاد پر ہی قائم ہوا ــــ بون یونیورسٹی کے پروفیسر ڈاکٹر Schimmel نے اس کتاب کے دیباچہ میں تحریر کیا ہے کہ

" اسّی سال قبل انسان کا یہ خیال تھا کہ اسلام عملی طور پر مُردہ ہو چکا ہے اور دوبارہ نئی دنیا میں اس کی ترقی کی کوئی امید نہیں ...... مگر گزشتہ دس سال کے عرصہ نے اس خیال کو غلط ثابت کر دیا ہے خاص طور پر جنگِ عظیم ثانی کے بعد سے تو ایک خاصی تعداد میں اسلامی ممالک اُبھر آئے ہیں اور سیاسی طور پر بھی بڑے active بن گئے ہیں۔"

عیسائی چرچ کے رویّہ میں نمایاں فرق

درحقیقت جب سے اسلام نے اپنی تاریخ کی حیثیت اختیار کی ہے عیسائیت نے ہمیشہ ہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پیغام اور مسلمانوں کے اعتقاد کو اپنا دشمن خیال کیا۔ اور جب بھی عیسائی مغربی دنیا نے سیاسی طور پر مسلمانوں سے خطرہ محسوس کیا اسکے مقابلہ کے لئے پوپ اور عیسائی لیڈروں نے جنگ کے لئے عیسائی ملکوں کو پکارا۔ انیسویں صدی سے آہستہ آہستہ اسلام کے بارہ میں تبدیلی پیدا ہونی شروع ہو گئی۔ مغربی دنیا کی بیشتر زبانوں میں قرآن کا ترجمہ ہو چکا ہے۔ اسلامی لٹریچر بار بار سامنے آنے لگا۔ آخرکار ایک مستشرق عالم پروفیسر Louis Massignon جو اعتقاداً کیتھولک عیسائی تھا نے اسلام کے بارہ میں مثبت خیالات پیدا کرنے میں نمایاں کردار ادا کیا۔ اس کے نتیجہ میں کیتھولک چرچ میں اسلام پر گفتگو ہونی شروع ہوئی جس کا عملی نتیجہ یہ نکلا کہ ویٹیکن کونسل کی طرف سے اسلام کے حق میں واضح بیان جاری کیا گیا کہ

"مسلمان واحد۔ زندہ۔ رحمان و رحیم۔ قادرِ مطلق اور زمین و آسمان کو پیدا کرنے والے خدا کی عبادت کرتے ہیں۔ اگرچہ وہ عیسےٰؑ کو خدا تو نہیں مگر نبی تسلیم کرتے ہیں مریمؑ کی عزّت کرتے ہیں۔ وہ آخرت پر ایمان لاتے اخلاقی زندگی گزارتے ہیں۔"

کونسل نے یہ اپیل بھی جاری کی کہ :-

" اگرچہ گزشتہ صدیوں میں عیسائیوں اور مسلمانوں کے درمیان بہت جھگڑے اور دشمنیاں پیدا ہوئیں۔ لیکن اب Synod ان سب چیزوں کو چھوڑ دینے پر آمادہ کرتا ہے۔ اور باہمی تعاون کے لئے ہر ممکن کوشش کریں۔"

جرمن سائنسدان اور کفنِ مسیح

آج سے قریباً پون صدی قبل کاسرِ صلیب حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے دلائل بیّنہ اور براہینِ قاطعہ وساطعہ سے یہ ثابت کر دیا تھا کہ مسیحؑ نے درحقیقت صلیب پر وفات نہیں پائی بلکہ آپ زندہ ہی صلیب سے اُتار لئے گئے تھے۔ اس وقت آپ پر بیہوشی کی حالت طاری تھی۔ علاج معالجہ کے بعد آپ صحت یاب ہو کر دوبارہ اپنے حواریوں سے خفیہ ملے۔ آخر یروشلم سے ہجرت کر کے مختلف ممالک میں سے ہوتے ہوئے کشمیر تشریف لائے۔ وہیں وفات پائی اور آپ کی قبر بھی وہیں موجود ہے۔

عجیب اتفاق ہے کہ اس حقیقت اور سچائی کی گواہی اب خود عیسائی دے رہے ہیں جن میں جرمن سائنسدان اور سکالرز پیش پیش ہیں انہوں نے کفنِ مسیحؑ کی تحقیق سے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ جو شخص اس کفن میں لپیٹا گیا تھا وہ مُردہ نہیں تھا بلکہ زندہ تھا۔ اس تحقیق پر ۲ کتب شائع ہو چکی ہیں (۱) "مسیح صلیب پر فوت نہیں ہوئے" مصنفہ Kurt Berna (۲) مسیح پر تحقیق مصنفہ John Relian ــــ حضرت مسیح پاک علیہ السلام نے فرمایا تھا ؎

آ رہا ہے اس طرف احرارِ یورپ کا مزاج

اور یہ مضمون احرارِ یورپ کے مزاج میں اسلام کے حق میں تبدیلی کی ایک جھلک پیش کر رہا ہے۔ ہم اس یقین پر قائم ہیں کہ آخرکار یورپ اسلام کی آغوش میں آئے گا جس کی ابتداء ہو چکی۔ ہمیں اللہ تعالےٰ پر توکل کرتے ہوئے اپنی کوششوں کو بدستور جاری رکھنا چاہیئے بلکہ انہیں تیز تر کر دینا چاہیئے تا وہ دن جلد آ جائے جب ہر جگہ لوگ اسلامی تعلیم کے مطابق اپنی زندگیوں کو گزاریں اور فلاحِ دارین حاصل کر سکیں۔ اے خدا تُو ایسا ہی کر۔ (آمین)

تقرر سیکرٹریان فضلِ عمر فاؤنڈیشن

ــــــ مقامی جماعتہائے احمدیّہ ــــــ

مقامی جماعت ہائے احمدیہ میں سیکرٹری فضلِ عمر فاؤنڈیشن کے عہدہ پر تقرر کے سلئے موصولہ رپورٹوں کی بناء پر حسبِ ذیل احباب کو سیکرٹری فضلِ عمر فاؤنڈیشن مقرر کیا گیا ہے۔ متعلقہ جماعتوں کے احباب مطلع رہیں اور مقرر شدہ احباب کے ساتھ پورا پورا تعاون فرما کر ممنون فرماویں۔ اللہ تعالےٰ ان احباب کو یہ خدمت بطور احسن سرانجام دینے کی توفیق عطا فرماوے۔ آمین۔

نمبر شمار	نام جماعت مقامی	تقرر منظور شدہ
۱	خوشاب ضلع سرگودہا	مکرم خان عبدالرشید خان صاحب
۲	دارالصدر جنوبی ربوہ	" چوہدری محمد علی صاحب سائیکل ورکس
۳	کوٹ مومن ضلع سرگودہا	" شیخ عطاء اللہ صاحب
۴	پشاور شہر	" صوفی رحیم بخش صاحب

(سیکرٹری فضلِ عمر فاؤنڈیشن)

مجلس مشاورت میں شمولیت کی اہمیت

مرسلہ مکرم مسعود احمد صاحب خورشید کراچی

مجلس مشاورت کے بارہ میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے چند ارشادات نمائندگان کی راہنمائی کیلئے پیش خدمت ہیں :-

۱- سورۃ النور کی آیت ۶۳ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرمایا :-

" اس آیت میں قومی نظام کو درست رکھنے کے لئے یہ حکم دیا گیا ہے کہ جب مومن کسی قومی مشورہ کے لئے سردار قوم کے پاس جمع ہوں تو اس کی اجازت کے بغیر مجلس سے نہ جائیں۔ اگر وہ ایسا کریں گے تو وہ مومن ہوں گے ورنہ نہیں۔ پھر سردار قوم کو بھی ہدایت دی کہ اگر مشاورت میں جمع ہونے والے لوگوں میں سے کوئی شخص اپنے کسی ضروری کام کے لئے اجازت مانگے تو اسے اجازت دے دیں۔ لیکن قومی مشورہ کے وقت کسی ایسی ضرورت کا پیش آجانا جس کی وجہ سے مجلس شوریٰ کو چھوڑنا پڑے یہ بھی کسی شامت اعمال کا نتیجہ ہوتا ہے اسلئے اے سردار جماعت تو ایسے موقع پر اجازت تو دے دیا کر مگر چونکہ وہ ضرورت جس کے لئے وہ اجازت مانگتے ہیں ان کی کسی شامت اعمال کا نتیجہ ہو گی یا قومی مجلس سے اُٹھ جانے کی وجہ سے وہ لوگ سردار جماعت کی صحبت اور اسکے مشورہ سے اور مل کر کام کرنے سے محروم رہیں گے اور اس طرح ان کے علم اور تجربہ میں کمی آجائے گی اسلئے تو اللہ تعالےٰ سے دعا بھی کر کہ یہ لوگ اس کے بد اثرات سے بچ جائیں اور اللہ تعالےٰ ان کی کوتاہی کا ازالہ فرما دے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ رض کو اس شدت کے ساتھ اس ہدایت پر عمل کرنے کی تاکید فرمایا کرتے تھے کہ انہیں طبعی ضروریات کے لئے بھی مجلس سے بلا اجازت جانے کی اجازت نہیں ہوتی تھی۔ ایسی حالت میں صحابہ رض سرک کر سامنے آجاتے یا انگلی اٹھا دیتے اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سمجھ جاتے کہ کوئی حاجت ہے اور ہاتھ کے اشارہ سے اجازت دے دیتے مگر اس زمانہ میں عام طور پر اس کی اہمیت کو نہیں سمجھا جاتا .... جو کام ساری جماعت سے تعلق رکھتے ہوں افراد سے نہیں جماعت میں سب کو ایسا پرویا ہوا ہونا چاہئے جیسے تسبیح کے دانے ایک تاگے میں پروئے ہوتے ہیں۔ کسی کو ذرا بھی ادھر اُدھر نہیں ہونا چاہیئے۔ اور اگر کوئی ضروری کام کے لئے جانا چاہے تو امام کی اجازت سے جائے۔ اسی حقیقت کو تصویری زبان میں ظاہر کرنے کے لئے لوگ جب تسبیح کے دانے پروتے ہیں تو تاگے کے دونوں سرے اکٹھے کر کے

....

....

....

.... ایک لمبا دانہ پرو دیتے ہیں اور اُسے امام کہتے ہیں۔ درحقیقت اس سے قومی تنظیم کی اہمیت کی طرف ہی اشارہ ہوتا ہے اور یہ بتانا مقصود ہوتا ہے کہ جس طرح تسبیح کے دانوں کے لئے امام کی ضرورت ہے۔ اسی طرح تمہیں بھی ہمیشہ ایک امام کے پیچھے چلنا چاہیئے۔ ورنہ تمہاری تسبیح وہ نتیجہ پیدا نہیں کر سکے گی جو اجتماعی تسبیح پیدا کیا کرتی ہے۔ لیکن بہت کم ہیں جو اس گُر کو سمجھتے ہیں حالانکہ قرآن کریم کہتا ہے کہ وہ شخص مومن ہی نہیں ہو سکتا جو ایسے امور میں جو ساری جماعت سے تعلق رکھتے ہوں اپنی رائے اور منشاء کے ماتحت کام کرے اور امام کی کوئی پرواہ نہ کرے مومن کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ اگر کوئی دینی کام ہو تو اجازت لے اور اگر کوئی اہم دنیوی کام ہو جس کا اثر ساری جماعت پر پڑتا ہو تو امام سے مشورہ لے بہرحال امر جامع سے علیحدہ ہونے کے لئے استیذان ضروری ہوتا ہے۔ مگر چونکہ انسان کا امر جامع سے علیحدہ ہونا اس کی شامت اعمال کی وجہ سے ہوگا اسلئے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ اسے اجازت تو دیدو۔ مگر ساتھ ہی دعا کیا کرو کہ خدا تعالےٰ اسے معاف کرے اور اس کی کمزوریوں کو دور کرے "

۲- اسی طرح خلیفۂ وقت کے بلاوے پر لبیک کہنے کے بارہ میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ سورۃ النور کی آیت ۶۴ کی تفسیر میں فرماتے ہیں :-

" امام کی آواز کے مقابلہ میں افراد کی آواز کوئی حقیقت نہیں رکھتی تمہارا فرض ہے کہ جب بھی تمہارے کانوں میں خدا تعالےٰ کے رسول کی آواز آئے۔ تو تم فوراً اُس پر لبیک کہو اور اس کی تعمیل کے لئے دوڑ پڑو۔ کہ اسی میں تمہاری ترقی کا راز مضمر ہے .... بہرحال نبی کی آواز پر فوراً لبیک کہنا ایک ضروری امر ہے۔ بلکہ ایمان کی علامتوں میں سے ایک بڑی علامت ہے .... اللہ تعالیٰ مومنوں کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ اے مومنو! اگر کبھی خدا تعالےٰ کا رسول تمہیں بلائے تو اس کے بلانے کو دوسروں کے بلانے جیسا مت سمجھو۔ بلکہ فوراً اس کی آواز پر لبیک کہا کرو .... یہی حکم اپنے درجہ کے مطابق خلیفۂ رسول اللہ پر بھی چسپاں ہوتا ہے۔ اور اس کی آواز پر جمع ہو جانا ضروری ہوتا ہے اور اس کی مجلس سے بھی چپکے سے نکل جانا بڑا بھاری گناہ ہوتا ہے .... "

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے بھی دو سال قبل مجلس مشاورت کے موقعہ پر ہدایت فرمائی تھی کہ جن لوگوں کو نمائندہ منتخب کیا جائے انہیں ضرور مجلس مشاورت میں شامل ہونا چاہیئے۔ اور غیر حاضر نہیں ہونا چاہیئے۔

امید ہے۔ جن احباب کو جماعتیں نمائندہ منتخب کریں۔ وہ ضرور ان احکام کو ملحوظ رکھیں گے۔

(مسعود احمد خورشید عفی عنہ از کراچی)

اعلان نکاح

میری بھتیجی عزیزہ امۃ الکریم سلمہا اللہ بنت اخویم مولوی عنایت اللہ صاحب جالندھری مولوی فاضل مدرس جامکے ضلع سیالکوٹ کا نکاح عزیزم عبد الحمید صاحب ٹیچر پسر چوہدری عبد الغنی صاحب ڈنڈ پور کھروڑیاں ضلع سیالکوٹ سے ایک ہزار روپیہ مہر پر مورخہ ۸ مارچ ۱۹۶۹ء کو ہوا۔ اعلان نکاح خاکسار نے کیا۔ اسی دن بعد نماز عصر عزیزہ کے رخصتانہ کی تقریب ہوئی۔ احباب سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اس رشتہ کو طرفین کے لئے بابرکت فرمائے۔ آمین۔

(خاکسار ابو العطاء جالندھری)

مستقل کمیشن پاکستان ایئر فورس

شرط۔ عمر ۱-۴-۶۹ کو ۱۸ اور ۳۰ کے درمیان

انجینئرنگ برانچ۔ قابلیت بی ایس سی انجینئرنگ (الیکٹریکل یا مکینیکل)

سگنل برانچ۔ قابلیت بی ایس سی فزکس و ریاضی یا فزکس و کیمسٹری

زیادہ قابلیت والوں کو ترجیح

پروگرام انٹرویو۔ ۲۰-۳-۶۹ دفتر بھرتی سیالکوٹ ۲۶-۳-۶۹ دفتر بھرتی ملتان ۲۹-۳-۶۹ پی ڈبلیو ڈی ریسٹ ہاؤس ساہیوال ۲-۴-۶۹ ریلوے ریسٹ ہاؤس پاکپتن ۹-۴-۶۹ کینال ریسٹ ہاؤس بہاولنگر — انتخاب پی اے ایف انفارمیشن و سلیکشن سنٹر ۸ ایمپریس روڈ لاہور، ہر سوموار ۸، ۹ بجے کے درمیان۔ انٹرویو کے لئے آخری تاریخ ۷-۴-۶۹

(ناظر تعلیم)

غرباء کے علاج کے لئے صدقات کی رقوم بھجوانے والے احباب کیلئے درخواست دُعا

مندرجہ ذیل احباب نے یکم جنوری تا پندرہ مارچ غریب و نادار مریضوں کے علاج کے لئے صدقات کی رقوم بھجوائی ہیں۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء

احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ ان سب کے لئے خاص طور پر دعا فرماتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان کی بیماریوں اور تکلیفوں کو دور فرمائے اور ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

(خاکسار مرزا منور احمد)

مولوی محمد صاحب جماعت احمدیہ احمد نگر مشرقی پاکستان	۵-۲۵
صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ	۱۵-۰۰
چوہدری محمد اکرم صاحب لطیف آباد۔ حیدر آباد	۵۰-۰۰
محمد حبیب خان صاحب سیکرٹری مال از جماعت احمدیہ کوئٹہ	۵۵-۰۰
محمد رفیق کھوکھر صاحب جماعت احمدیہ نواں کلی مردان	۱۰-۰۰
چوہدری علی احمد صاحب رسول پور بھلیاں۔ ضلع سیالکوٹ	۷-۰۰
شیخ شبیر احمد صاحب سول جج ہالا ضلع حیدر آباد	۲۵-۰۰
عبد الستار صاحب سیکرٹری مال از احباب جماعت پشاور	۸-۰۰
چوہدری عبد الغفور صاحب پشاور	۵-۰۰
شیخ انور رسول صاحب کینال پارک لاہور	۱۰-۰۰
عبد الستار صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ دار الرحمت وسطی ربوہ	۱۷
منور احمد محمود صاحب سیکرٹری مال از احباب جماعت پشاور	۸-۰۰
چوہدری عبد الغفور صاحب پشاور	۵-۰۰
شیخ انور رسول صاحب کینال پارک لاہور	۱۰-۰۰
بدر النساء خانم صاحبہ " "	۱۰-۰۰
ملک محمود احمد صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ حیدر آباد	۱۸-۰۰
غلام رسول صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ ملتان شہر	۱۶۱-۰۰
مرزا غلام احمد صاحب سیکرٹری مال چکوال	۳۴-۰۰
حکیم مرغوب اللہ صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ شیخوپورہ	۲۵-۰۰
چوہدری عبد الرحیم صاحب جماعت احمدیہ اسلامیہ پارک لاہور	۳۰-۰۰
شیخ محمد یوسف صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ لائل پور	۳۱-۰۰
لفٹنٹ کرنل محمد ابراہیم صاحب سول لائن لاہور	۵-۰۰
حفیظہ بیگم صاحبہ گوجرانوالہ شہر	۱۰-۰۰
چوہدری عبد الرحمان صاحب ایڈووکیٹ گوجرانوالہ	۲۱-۰۰
ڈاکٹر آفتاب احمد صاحب "	۵۰-۰۰
عطا محمد صاحب موضع ٹینیکے ضلع "	۱۰-۰۰
ملک منظفر احمد صاحب گوجرانوالہ	۵-۰۰
وکالت مال ثانی تحریک جدید ربوہ	۲۰۰-۰۰
حضرت مولوی محمد الدین صاحب پنشنر ربوہ	۵-۰۰
سید مبشرات احمد صاحب وحدت کالونی ملتان	۵-۰۰
پروفیسر چوہدری محمد علی صاحب ایم اے ٹی۔ آئی۔ کالج ربوہ	۱۰-۰۰
مسز نصرت محمود صاحبہ اہلیہ چوہدری اے ایم باجوہ صاحب [illegible] جہلم	۲۴۳-۰۰
چوہدری نجا احمد صاحب ماڈرن موٹرز کراچی	۱۵۱-۰۰
سید محمد جمیل الرحمان صاحب لطیف حیدر آباد	۱۱-۰۰
سیدہ زہرہ بیگم حسین صاحب لطیف آباد۔ حیدر آباد	۴۰-۰۰
سیدہ سعیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ سید جواد علی صاحب امریکہ	۱۰-۰۰
بیگم ش ممتاز صاحبہ کراچی	۲۰-۰۰
کریسنٹ کلاتھ ہاؤس صدر بازار اوکاڑہ	۱۰-۰۰
مکرم قاضی محمد اسلم صاحب بروح عزیز رشید احمد صاحب	۴۰-۰۰
" " " عزیز مقصود احمد صاحب	۵۰-۰۰

(باقی)

اظہارِ تشکر

(محترمہ بیگم صاحبہ محترم میاں عطاء اللہ صاحب مرحوم کینیڈا)

میرے شوہر میاں عطاء اللہ صاحب ایڈووکیٹ سابق امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی کی وفات پر بے شمار بھائی بہنوں نے تعزیت کے خطوط لکھے ہیں۔ اور ان میں جن جذبات کا اظہار کیا ہے۔ ان کے گہرے نقوش میرے دل پر ہیں۔

میں دل گہرائیوں سے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی احسان مند ہوں کہ حضور نے اپنی خاص توجہ سے میاں صاحب مرحوم کی تجہیز و تکفین اور دیگر انتظامات فرمائے۔ اللہ تعالیٰ حضور کو لمبی اور صحت والی زندگی عطا فرمائے۔ آمین۔

میں اپنے ان تمام احمدی بھائی بہنوں کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتی ہوں جنہوں نے مجھے تعزیت کے خطوط لکھے اور ان کا بھی جو میرا پتہ معلوم نہ ہونے پر خط نہ لکھ سکے۔ میاں صاحب مرحوم نے وفات سے چند روز قبل صبح بیدار ہونے پر اپنا یہ خواب سنایا کہ "ریل گاڑی آئی ہے اور میں بڑی عجلت کے ساتھ گاڑی پر سوار ہو گیا ہوں۔ اور پھر مجھے محسوس ہوا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی بھی اسی گاڑی پر تشریف فرما ہیں۔ اور میں انتظار میں دروازے پر کھڑا ہوں کہ حضور مجھے اندر بلا لیں۔ وفات سے ایک روز قبل کہنے لگے کہ "جب میں ربوہ جاؤں گا تو کیا میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی رض کے مزار پر کھڑا ہو سکوں گا؟ یہ کہا اور آنکھوں سے آنسو پونچھنے لگ گئے۔ اسی روز بخار ہوا۔ ہلکی کھانسی اور سانس میں کھچاؤ پیدا ہو گیا۔ ڈاکٹر سے خود وقت مقرر کیا اور وقت سے پہلے مجھے حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کا وہ مضمون جو حضرت مصلح موعود کی پیدائش اور بچپن کے حالات پر مشتمل تھا سناتے رہے۔ ابھی مضمون ختم نہ ہوا تھا کہ لڑکے نے کہا کہ ہسپتال جانے کا وقت ہو گیا ہے مضمون پھر پڑھ لیں۔ اخبار رکھتے ہوئے کہنے لگے "معلوم نہیں اب پڑھنا ملے گا بھی یا نہیں۔ تیار ہو کر بچوں کے ساتھ ہسپتال چلے گئے اور پھر واپس نہ آئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

حدیث میں آیا ہے کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ لوگوں کو ان کے ساتھ اٹھائے گا۔ جن کے ساتھ وہ محبت کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ محترم میاں صاحب کو اپنے پیاروں کی قربت میں جگہ دے۔ اور ان کے درجات بلند فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

بیگم میاں عطاء اللہ صاحب مرحوم
معرفت محمد طاہر صاحب۔ ایم۔ ڈی
BESS- KAISER HOSPITAL
PORTLAND
OREGON U.S.A

درخواست دُعا

۱۔ خاکسار کے والد صاحب کو چار پانچ دن سے ٹائیفائڈ بخار ہے۔ احباب جماعت سے صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (حبیب اللہ خان ابن چوہدری نجیب اللہ خان)

۲۔ عرصہ تین سال سے میں ایک مقدمہ میں مبتلا ہوں۔ باعزت بریت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (محمد ظہیر الدین احمد از شیخوپورہ)

۳۔ میرے ابا جان مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب چند دنوں سے سخت بیمار ہیں۔ بزرگان سلسلہ ان کی کامل اور جلد صحتیابی کے لئے دعا فرماویں۔ (بشریٰ سلطانہ احمد پور شرقیہ)

۴۔ خاکسار کے خسر مولوی حیات محمد صاحب سابق نقیب مسجد احمدیہ دہلی دروازہ لاہور اپنے گاؤں دھیر کے کلاں میں بوجہ فالج سخت بیمار ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مولوی صاحب کو جو جماعت احمدیہ لاہور کے پرانے کارکنوں میں سے ہیں اور حضرت مسیح موعود کے صحابی ہیں اپنے فضل سے شفا عطا فرمائے۔

(نذر محمد نذیر سینئر چارج مینڈو کو سٹیٹ خانیوال)

فہرست مجاہدین تحریک جدید

جنہوں نے ۲۹ر رمضان المبارک تک اپنا چندہ سوفیصدی ادا کر دیا

۱	مکرم چوہدری صلاح الدین صاحب جماعت احمدیہ آنبہ کرم پورہ (مع لواحقین)		۱۳۲-۰۰	روپے
۲	مکرم میاں مہرالدین صاحب	؍	۱۱-۰۰	روپے
۳	محترمہ صاحبزادی صاحبہ	؍	۸-۰۰	روپے
۴	مکرم مولوی شمشاد علی صاحب		۱۵-۰۰	روپے
۵	مکرم ڈاکٹر سید سعید احمد صاحب امیر جماعت (مع لواحقین)	؍	۱۴۵-۰۰	روپے
۶	مکرم چوہدری سردار احمد صاحب (؍)	؍	۳۰-۰۰	روپے
۷	مکرم مولوی عبدالرحمٰن صاحب	؍	۲۲-۰۰	روپے
۸	مکرم حکیم عبدالمنان صاحب مع لواحقین	؍	۲۸-۰۰	روپے
۹	مکرم فضل دین صاحب گوندل	؍	۱۱-۰۰	روپے
۱۰	مکرم ملک محمد علی صاحب		۱۸-۰۰	روپے
۱۱	مکرم چوہدری محمد الدین صاحب نمبردار	؍	۷۵-۰۰	روپے
۱۲	اہلیہ محترمہ ؍ ؍ ؍ (مع دیگر لواحقین خاندان)	؍	۹۵-۰۰	روپے
۱۳	مکرم نصیر احمد صاحب	؍	۱۴-۰۰	روپے
۱۴	مکرم عبدالغفور صاحب	؍	۴۰-۰۰	روپے
۱۵	مکرم محمد یوسف صاحب	؍	۱۵-۰۰	روپے
۱۶	مکرم حکیم علی احمد صاحب بہادر پور		۹۱-۰۰	روپے
۱۷	مکرم کیپٹن ڈاکٹر غلام محمد صاحب مع اہلیہ مرحوم) چک ۱۱۷		۹۵-۵۰	روپے
۱۸	مکرم ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب سانگلہ ہل		۸۶-۰۰	روپے
۱۹	مکرمہ منیرہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری مقبول احمد صاحب شیخوپورہ		۸۵-۰۰	روپے
۲۰	مکرم شیخ جمال الدین صاحب	؍	۱۳-۵۰	روپے
۲۱	مکرم رائے عبدالرحمٰن صاحب	؍	۳۰-۰۰	روپے
۲۲	مکرم ناصر احمد صاحب عباسی مع لواحقین۔	؍	۳۶-۰۰	روپے
۲۳	مکرم ملک عبداللطیف صاحب	؍	۱۵-۰۰	روپے
۲۴	مکرم مرزا جان عالم بیگ صاحب وکیل انکم ٹیکس	؍	۶۱-۰۰	روپے
۲۵	مکرم شیخ گلزار محمد صاحب مع لواحقین	؍	۵۲-۵۱	روپے
۲۶	مکرم شیخ محمد بشیر صاحب آزاد	مریدکے	۵۵-۰۰	روپے
۲۷	مکرمہ آمنہ بی بی صاحبہ	؍	۵-۰۰	روپے
۲۸	مکرمہ مبارکہ بیگم صاحبہ طاہرہ	؍	۱۱-۳۷	روپے
۲۹	مبارک احمد، امۃ الحیٔ، (نعیم احمد مرحوم)	؍	۷-۲۵	روپے
۳۰	مکرم ریاض فرید صاحب	؍	۵-۵۶	روپے
۳۱	صبیحہ جمال۔ نکہت سلطانہ، طارق سہیل۔ طاہر جمشید، طاہر ندیم۔	؍	۹-۲۵	روپے

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

بواسیر کے لئے تیر بہدف دوا پائلز کیور ۱۰/-

پمفلٹ اور نمونہ کی دوا مفت منگوائیں ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ ٹیکمیکل ربوہ

اعلانات نکاح

مورخہ ۳/۳/۶۹ ۱۹ بروز بدھ بوقت دس بجے صبح مکرم مولوی عبدالکریم صاحب فاضل امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع جہلم نے مکرم ٹھیکیدار عبدالقیوم صاحب صدر جماعت احمدیہ کالا گوجراں کی صاحبزادی محترمہ شمیم اختر صاحبہ کا نکاح ہمراہ مکرم سعید احمد صاحب ابن مکرم حبیب اللہ صاحب جو دالی حال لندن بعوض مبلغ پانچ ہزار مہر پر مکرم ٹھیکیدار صاحب کے مکان واقعہ مشین محلہ نمبر ۳ پر پڑھا۔ مکرم سعید احمد صاحب اس وقت لندن میں ہیں۔ ان کی طرف سے ان کے بزرگوار مکرم چوہدری عطاء اللہ صاحب نے ایجاب و قبول کے لئے وکالت کے فرائض سرانجام دیئے۔

احباب دعا فرمائیں کہ یہ تعلق دونوں خاندانوں اور سلسلہ کے لئے بابرکت ہو۔

(خاکسار کرم دین کلرک ضلع وار نظام۔ جہلم)

(۲) عزیز ملک محمد احمد صاحب بی اے ولد ملک نبی محمد صاحب آف گھوگھیاٹ کا نکاح عزیزہ امۃ البشریٰ بی اے بی ایڈ دختر ملک محمد عبداللہ صاحب آف بھیرہ سے بعوض چار ہزار روپیہ مہر مورخہ ۳/۳/۶۹ ۱۹ کو مولوی محمد اشرف صاحب امیر جماعت احمدیہ بھیرہ نے پڑھا احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو سلسلہ احمدیہ اور دونوں خاندانوں کے لئے خیر و برکت کا موجب بنا دے۔ آمین ثم آمین۔

(ملک محمد عبداللہ سیکرٹری مال جماعت احمدیہ بھیرہ)

(۳) مورخہ ۱۶ر مارچ ۱۹۶۹ء بروز اتوار بمقام مری والا مکرم برادرم چوہدری عبدالحق صاحب ورک امیر جماعت احمدیہ اسلام آباد کی صاحبزادی عزیزہ نصرت محمود کا نکاح مکرم چوہدری ناصر احمد صاحب ایڈووکیٹ ابن کرنل نظام الدین صاحب آف پنج گرائیں ضلع سیالکوٹ سے مبلغ پانچ ہزار روپیہ حق مہر پر مکرم محمد ابراہیم صاحب علوی نے پڑھا اور اسی روز تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر دو خاندانوں کے لئے خوشی اور برکت کا موجب بنائے آمین ثم آمین۔

(عبدالواحد ورک دکان نمبر E-۷ ۶۲ سیکٹر ۶/۲-جی ۔ اسلام آباد)

تقریب رخصتانہ

عزیزہ بشریٰ حیات بنت ملک محمد مستقیم صاحب ایڈووکیٹ ساہیوال کی تقریب رخصتانہ بروز اتوار مورخہ ۱۶/۳/۶۹ کو باحسن انجام پائی۔ بارات سیالکوٹ شہر سے آئی۔ چوہدری الطاف احمد صاحب گوندل پسر چوہدری محمد شفیع صاحب مرحوم کے ہمراہ عزیزہ کا نکاح چند ماہ قبل ۱۹۶۸ء میں بمقام ساہیوال ہوا تھا۔

احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ فریقین کو دینی اور دنیوی کامیابیوں سے نوازے۔ آمین۔

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق مینیجر الفضل سے خط و کتابت کریں

مرغی خانہ کھولنے کا موسم آگیا،

خدا کے فضل سے ہمارے چوزے مارکیٹ میں بہت مقبول ہوئے ہیں۔ اور سینکڑوں کی تعداد میں سپلائی کئے جا رہے ہیں۔ یہ چوزے انڈے دینے میں بے مثال، صحت مند ہر لحاظ سے بہتر اور گارنٹی شدہ ہیں۔ ان کی سالانہ اوسط ۲۵۰ انڈے سے بھی زائد ہے مرغی خانہ کے شائقین جلد آرڈر ریزرو کروالیں۔

۱۔ ریٹ ایک روزہ چوزے ۱۵۰ روپے سینکڑہ

۲۔ ایک ہزار سے زائد آرڈر پر ۱۲۵ روپے سینکڑہ

بٹھانے والے انڈے ۶ روپے درجن

(مینیجر خلیل پولٹری فارم ربوہ)

ایک شخص کا باقاعدگی سے زکوٰۃ ادا کرنا اس بات کا ثبوت ہے کہ وہ دُنیا کو دین کی خاطر کماتا ہے

صحابہ رضی اللہ عنہم کا فیصلہ یہ ہے کہ جو شخص زکوٰۃ ادا نہ کرے وہ خدا کے نزدیک مسلمان ہی نہیں رہتا۔

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ ان ہدایتوں کو واضح کرتے ہوئے جو اسلام نے دُنیا کمانے اور مال و دولت حاصل کرنے کے سلسلہ میں دی ہیں فرماتے ہیں:۔

"تیسری چیز جس پر خصوصیت سے اسلام نے زور دیا ہے اور جس کی طرف قرآن کریم میں بارہا توجہ دلائی گئی ہے وہ یہ ہے کہ روپیہ بے شک کماؤ مگر جو کچھ کماؤ اس پر زکوٰۃ ادا کرو۔ اسلام نے بے شک روپیہ کو بند رکھنا ناجائز قرار دیا ہے۔ مگر روپیہ کمانا منع نہیں کیا۔ پس فرماتا ہے اگر تم روپیہ کماتے ہو اور کچھ روپیہ اپنی ضروریات کے لئے عارضی طور پر جمع کر لیتے ہو جس پر ایک سال گزر جاتا ہے تو اس پر زکوٰۃ ادا کرو۔ اگر کوئی شخص باقاعدگی سے زکوٰۃ ادا کرتا ہے تو یہ اس بات کا ثبوت ہوتا ہے کہ وہ دُنیا کو دین کی خاطر کماتا ہے۔ لیکن اگر کوئی شخص زکوٰۃ نہیں دیتا تو یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ وہ دُنیا محض دُنیا کی خاطر کما رہا ہے۔ خدا تعالےٰ کی رضا حاصل کرنے کا شوق اس کے دل میں نہیں۔ اگر واقعہ میں اس کے دل میں خدا تعالےٰ کے قرب اور اس کی محبت کو جذب کرنے کا احساس ہوتا۔ اگر دُنیا کو وہ دین کی خاطر کما رہا ہوتا تو اس کا فرض تھا کہ وہ اپنے مال میں سے خدا تعالےٰ کا حق ادا کرتا اور پوری دیانتداری کے ساتھ ادا کرتا لیکن جب وہ زکوٰۃ ادا نہیں کرتا تو یہ اس بات کا ثبوت ہوتا ہے کہ وہ شیطان کا تابع ہے خدا تعالےٰ کے احکام کا تابع نہیں۔ زکوٰۃ کے معاملہ میں میں دیکھتا ہوں کہ تاجروں میں بہت بڑی کوتاہی پائی جاتی ہے پرانے زمانہ میں تو غیر احمدی تاجروں نے بالکل اندھیر مچا رکھا تھا۔ حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ سنایا کرتے تھے کہ بھیرہ میں ایک بہت بڑا مسلمان تاجر تھا جو ہر سال باقاعدگی سے زکوٰۃ دیا کرتا تھا۔ مگر اس کے زکوٰۃ دینے کا طریق یہ تھا کہ وہ زکوٰۃ کا تمام روپیہ ایک گھڑے میں بند کر دیتا۔ فرض کرو اس کے پاس ایک لاکھ روپیہ ہوتا جس میں سے اڑھائی ہزار روپیہ زکوٰۃ دینا اس پر فرض ہوتا تو وہ اڑھائی ہزار روپیہ ایک گھڑے میں ڈال دیتا اور ان روپوں کے اوپر دو چار سیر گیہوں ڈال کر کسی مُلّاں کو بلاتا اور اس کی خوب پُرتکلف دعوت کرتا۔ جب وہ کھانے سے فارغ ہو جاتا تو اُسے کہتا مولوی صاحب اس گھڑے میں جو کچھ ہے وہ میں آپ کی ملک کرتا ہوں۔ لوگوں کو بھی اُس کے اِس طریق کا علم تھا اور وہ جانتے تھے کہ گھڑے میں اُس نے زکوٰۃ کا روپیہ رکھا ہوا ہے جو اڑھائی تین ہزار روپیہ ہے مگر اسے کچھ کہہ نہیں سکتے تھے۔ تھوڑی دیر کے بعد وہ خود ہی کہتا کہ آپ اس گھڑے کو اٹھا کر کہاں لے جائیں گے اسے میرے پاس ہی بیچ ڈالئے۔ بتائیے آپ اس گھڑے کی کیا قیمت لیں گے۔ مُلّاں ڈرتے ڈرتے کہ نہ معلوم کس حد تک سودا ہو پانچ دس یا پندرہ روپے بتا دیتا اور وہ جھٹ اتنے پیسے نکال کر اس کے سامنے رکھ دیتا اور کہتا کہ مولوی صاحب جو کچھ اس میں ہے وہ آپ نے پندرہ روپے میں مجھے دے دیا ہے یہ کہہ کر وہ گھڑا اٹھا کر اندر رکھ لیتا اور سمجھ لیتا کہ اس کی طرف سے زکوٰۃ ادا ہو گئی ہے۔ تو دنیا میں اس قسم کی دھوکہ بازی کرنے والے لوگ بھی پائے جاتے ہیں جو خدا تعالےٰ کے احکام سے تمسخر کرتے ہیں اور پھر یہ سمجھتے ہیں کہ ان پر خدا تعالےٰ کی طرف سے جو فرض عائد ہوتا ہے اس کو انہوں نے ادا کر دیا ہے۔ ہماری جماعت میں خدا تعالےٰ کے فضل سے اس قسم کے لوگ تو نہیں مگر ابھی ہماری جماعت میں لوگ پوری احتیاط سے زکوٰۃ ادا نہیں کرتے بالخصوص تاجروں میں زکوٰۃ کے معاملہ میں بہت بڑی کوتاہی پائی جاتی ہے حالانکہ زکوٰۃ کے متعلق اسلامی شریعت میں اتنے شدید احکام پائے جاتے ہیں کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کا فیصلہ یہ ہے کہ جو شخص زکوٰۃ ادا نہ کرے وہ مسلمان نہیں رہتا" (تفسیر کبیر سورۃ النور صفحہ ۳۳۹)

مجلس مشاورت کے موقع پر چندہ تحریک جدید ہمراہ لیتے آئیں

عہدیداران جماعت سے درخواست ہے کہ سال کی آخری تاریخ یعنی ۳۰ شہادۃ کا انتظار کرنے کی بجائے وہ کوشش فرمائیں کہ اپنی جماعت کا ہر قسم کا چندہ مجلس مشاورت کے موقعہ پر مرکز میں پہنچ کر خود داخل خزانہ کر دیں۔ اس طرح ایک تو بقایاداری کے داغ سے جماعتیں محفوظ رہیں گی۔ دوسرے تبلیغ اسلام کا کام بہتر طریق سے انجام پائے گا۔

مکرر عرض ہے کہ مشاورت کے موقعہ پر زیادہ سے زیادہ رقم داخل خزانہ کروانے کا خاص اہتمام فرمایا جائے۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید۔ ربوہ)

سالِ رواں کے لئے مجلس وقفِ جدید کے ممبران کا تقرر

احباب جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے سالِ رواں یعنی ۱۳۴۸ھش (۱۹۶۹ء) کے لئے مندرجہ ذیل احباب کو مجلس وقفِ جدید کا ممبر مقرر فرمایا ہے:۔

۱۔ مکرم شیخ محمد احمد صاحب ایڈووکیٹ لائلپور — صدر مجلس
۲۔ مکرم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب — ناظم ارشاد وقفِ جدید
۳۔ مکرم عبدالسلام صاحب اختر ایم اے — ناظم مال وقفِ جدید
۴۔ مکرم میاں عبدالسمیع صاحب نون ایڈووکیٹ سرگودھا
۵۔ مکرم ملک سیف الرحمٰن صاحب فاضل۔ ربوہ
۶۔ مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل۔ ربوہ
۷۔ مکرم مولانا ابوالمنیر نورالحق صاحب فاضل۔ ربوہ
۸۔ مکرم قاضی مبارک احمد صاحب فاضل پروفیسر جامعہ احمدیہ ربوہ

خدا بخش عبد زیروی
(سیکرٹری انجمن احمدیہ وقف جدید)

درخواستِ دعا

۱۔ محترم سید محمد لطیف صاحب ریٹائرڈ انسپکٹر بیت المال کی عام صحت تو بفضلہٖ اچھی ہے مگر سر میں چکر آنے کی تکلیف ابھی باقی ہے بزرگان سلسلہ و احباب جماعت کی خدمت میں کامل و عاجل صحت یابی کے لئے درخواست دعا ہے۔ (خاکسار مختار احمد ہاشمی دارالصدر شرقی ربوہ)

۲۔ چند دنوں سے میرے والد محترم چوہدری محمد بوٹا صاحب کی طبیعت شدید طور پر ناساز ہے۔ آج ۲۸/۳/۶۹ کو میو ہسپتال لاہور میں ان کا دماغ کا اپریشن ہو رہا ہے احباب جماعت سے درخواست ہے ان کے کامیاب اپریشن اور کامل شفا کے لئے دعا کریں۔ (چوہدری نسیم احمد دکاندار غلہ منڈی ربوہ)

۳۔ میرے بہنوئی مکرم میاں عبدالملک صاحب پرنٹنڈنٹ واہ کینٹ کا پیٹ میں آنت بڑھنے کی وجہ سے اپریشن ہوا ہے جس میں خدا کے فضل سے کامیاب رہا ہے ابھی بے چینی زیادہ ہے احباب سلسلہ سے درخواست دعا ہے اللہ تعالےٰ انہیں جلد شفا عطا فرمائے (آمین)

(خواجہ صدیق احمد ناصر واہ کینٹ ٹیکسلا)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۷

وعدہ کنندگان تعمیر ہال "ایوان محمود" کی فوری توجہ کے لئے

"ایوان محمود" ہال خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے وعدہ کنندگان کی خدمت میں اطلاعاً تحریر ہے کہ خدام الاحمدیہ کے ہال کے معطی صاحبان کی فہرست جنہوں نے اس کی تعمیر کے لئے ۳۱۳ یا اس سے زائد روپے دیئے ہیں کندہ کرائی جا رہی ہے ایسے معطی صاحبان جنہوں نے ۳۱۳ روپے کا وعدہ کیا ہے اور معمولی رقم ابھی بقایا ہے ان کے لئے ابھی موقعہ ہے کہ بقایا ادا کر کے اپنا نام بھی کندہ کی جانے والی فہرست میں محفوظ کرا لیں۔ (مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)